



U0921



# رساله زاد المسافرین

نقل دستخط جناب میر آغا رضا  
قبله محبت العصر

مسلم و حامداً و مصلياً  
احكام متعلقه انبار سبیل از زمره مؤتلفین که مندرج  
اند درین ساله موسوم به زاد المسافرین  
موافق فتوی بارعایت احتیاط اندیشین عمل  
برائنا باکی نخواهد بود انشاء الله الکریم الودود  
وهو الموفق للصواب ومن عندنا حسن  
الثواب بمنقر العبد الذلیل الخاطی  
المصطفی المدعو بمیر آغا عفی عنه و له  
عمله العلم السید محمد هادی سبط الله  
الفقاهه مولانا السید لادعلی اعلم الله  
دار الکرامه و کان في ذلك يوم الخميس  
الناصح والعشرين من اولي المحرم سنه  
سب و تسعين بعد الف و مائتين  
من هجرة سيدنا الثقيلين صلوات الله عليه

واله  
محمد هادی  
سید مصطفی بن عمده

نقل دستخط جناب سید ابراهیم صاحب  
قبله محبت العصر

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله الخالق العباد و الصلوة على محمد وآله  
الهادين الى صراط مستقيم و سائر الشاكرين  
يس مسكين و ذیال مطهرين و مقفین ناموراة  
عالمین محقق و محجب بركه انچه سال درین ساله شرفی عجا  
میفته سندرج ابارعت احتیاط که سبیل نجاست میر  
گردیده و مل بران نشاء الله عز و جل و سبب و با  
حصول اجود و نیر و خواهم شکر الله و سبب و با  
خیر الجزاء و سبب علیه السلام و غیره الا و الله اعلم  
الله اناراد الامور و خیر الیوم النادر و ما كان  
في الدنيا الا تریب وقع من ابناء السبيل غفیر علیهم  
طیبت الرجل من طوبى و قليل منقه العبد الذلیل الخاطی  
من الحشا و لا یطالع الا السیاح محمد ابراهیم صاحب  
صنادید العلماء و محمد التقی علی الله مقاصد العلماء و سبب و با  
واله و سبب و با

محمد ابراهیم  
سید ابراهیم

در مطبع فیض بنیچ اثنا عشری  
واقع لکنو محلہ وزیر گنج

باہتمام سید عابد علی رضوی  
در سنه ۱۳۰۳ ہجری حلیطبع پوشید

احكام متعلقه انبار سبیل از زمره مؤتلفین که مندرج اند درین ساله موسوم به زاد المسافرین موافق فتوی بارعایت احتیاط اندیشین عمل برائنا باکی نخواهد بود انشاء الله الکریم الودود وهو الموفق للصواب ومن عندنا حسن الثواب بمنقر العبد الذلیل الخاطی المصطفی المدعو بمیر آغا عفی عنه و له عمله العلم السید محمد هادی سبط الله الفقاهه مولانا السید لادعلی اعلم الله دار الکرامه و کان في ذلك يوم الخميس الناصح والعشرين من اولي المحرم سنه سب و تسعين بعد الف و مائتين من هجرة سيدنا الثقيلين صلوات الله عليه

بمصحح خاکی غریب دریا سحاکی سید عابد علی مہتمم مطبع اثنا عشر و دس مرتبه تہ تہ و ۴۰۰



۵۶۲۷

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله العظيم الجلیل : العظیم الشبیه والعدیل : الدال علی رجو  
وجودہ کل موجود و هو لمتحیرین دلیل : الذی ارشدنا الی  
طریق النجاة و هدا ان السواء السبیل : والصلوٰۃ والسلام علی النبی  
الکریم و الرسول النبیل : محمد المصطفیٰ خاتم الرسل و الہ مصادقا  
الهدایۃ ، و مہابط الوحی و التanzیل اجماعاً بعدہ پس بھیکالہ عمر نیرہ اور رسالہ  
وجیزہ ہے متضمن اکثر مسائل اور اغلب حکام متعلقہ قصر صلوٰۃ و صیام جو کہ زبان اردو  
بعبارت سلیس واسطے انتفاع عامہ مؤمنین اور شیعیان آل طائفہ ولیمین کے قابل تفت  
و تصنیف ہیں اسید طالبین اور متفہمین سے یہ ہے کہ جب اس رسالہ سے مستفید  
ہوں اور نفع پائیں تو اسکے مؤلف فاطمی غریق دریائے سعاصی کو دعاؤ خیر سے  
یاد فرمائیں اور نام اسکا زوالمسافرین رکھا گیا اور اب میں شروع کرتا ہوں  
بیچ بیان مقاصد و مطالب کے متفرقا بہالی اللہ رب العالمین : راجیہ بذلک مغفرتہ  
و رضوانہ فی الدنیا و یوم الدین : اتم خیر موفق و معین : و علیہ توکل و یتسعی :  
پس مخفی نہ ہے کہ کلام قصر نماز ہائے رباعیہ منجد فی الرض یومیہ کی چھ شرطیں ہیں

شرط اول یہ ہے کہ قصد مسافت معتبرہ شرعیہ رکھتا ہو اور وہ آٹھ فرسخ ہے اور ایک فرسخ  
 بقدر تین میل شرعی کے ہے اور ایک میل شرعی چار ہزار ماتھ کا ہوتا ہے لیکن چونکہ ان بلاد  
 میں مقدار فرسخ شرعی وغیرہ بدون پیمائش معلوم نہیں ہو سکتے اور پیمائش نہایت دشوار  
 ہو لہذا تخفیف سے تطبیق کی اوسکی ساتھ میلہائی انگریزی کے کہ جو منصوبہ و مقررین اور مقدار  
 اونکی اون کتب مطبوعہ سے کہ جو تصنیف کردہ بعض واقف کاران امور متعلقہ سرکار انگریزی  
 میں دریافت کر لے اور خلاصہ اوس حساب یہ ہے کہ مسافت شرعیہ مذکورہ بمقدار سوا  
 ستائیس میل انگریزی یا ضافہ آٹھ ہوتی ہے اور بظاہر یہ حساب اقرب بہ تحقیق ہو  
 پس اگر بلد مقصود بقدر مسافت مذکورہ ہو یا زیادہ اوستے تو قصر نماز لازم ہو گا یا تحقق  
 شرائط باقیہ اور اگر کوئی موضع بمقدار نصف مسافت مذکورہ ہو یا زیادہ از نصف  
 پس اگر یہ ارادہ ہو کہ اوسی دن یا اوس دن کے بعد جو شب ہوگی اوس میں مراجعت  
 کروں گا تو قصر کرنا لازم ہے اور اگر یہ ارادہ ہو کہ اوس موضع میں اقامت عشرہ  
 یا زیادہ کر لوں گا تب مراجعت کروں گا تو اتمام کرنا مطلقاً لازم ہے اور اگر تیس چار  
 صورت ہو یعنی بعد اوس دن و رات کے اور قبل عشرہ کے رجوع کروں گا تو احتیاطاً  
 جمع کرے درمیان قصر و اتمام اور جمع سے جو کچھ مراد ہے وہ بعد ازین مذکور ہو گا  
 اور اگر جمع کرنا اوس پر شاق و دشوار ہو بسبب ضعف قوی یا بیمارے وغیرہ کے  
 تو صورت مذکورہ میں نماز کو تمام پڑھے اور قصر نہ کرے اور اگر ابتداء  
 سفر میں قصد مسافت کا بالکل نہ کہتا ہو جس طرح سے کہ غلام گریختہ  
 یا حیوان گریختہ کے گرفتارے کیواسطے روانہ ہوا اور قصد یہ ہے کہ  
 جہان پر وہ ملجاوے گا اوس جگہ سے واپس آون گا یا سات فرسخ تک

جائیکا قصد تھا کم اس سے او قبل عشرہ رجوع کر لیا اور ادھرتا پس جب وہاں پر پہنچا تو ایک یاد و فرسخ شلّا زیادہ کا قصد کر کے واپس ہوا پس ان سب جھوٹوں میں نماز کو تمام پڑھے اور قصر کر کے ہاں اوس موضع پر پہنچ کر اگر قصد کرے باز گشتہ کا طرف اوس مکان کے جہاں سے سفر شروع کیا تھا اور یہاں سے تا مکان مذکور سفر شرعیہ پائی جاتی ہو تو شنائی مراجعت میں قصر کرنا لازم ہو گا اور اگر کسی بلدی کی دورا میں ہوں کہ ایک راہ نزدیک کی ہے اور آٹھ فرسخ سے کم ہے اور دوسرا راہ دور ہے یعنی آٹھ فرسخ سے کم نہیں ہے پس اگر راہ بعید کو اختیار کرے تو قصر کرے اور اگر راہ قریب کو اختیار کرے اور پھر راہ ہو کہ وہاں پہنچ کر اقامت عشرہ یا زیادہ کرونگا پس تمام کرے نہ قصر اور اگر قبل عشرہ مراجعت کا راہ ہو تو حکم اوسکا عبارات سابقہ سے مستنبط ہو سکتا ہے شرط دوم پہنچنا ہے تا حد مختص اور مراد اوس سے یہ ہے کہ پہنچ جاوے اوس مقام پر کہ جہاں عمارات اوس بلدی کے جہاں سے سفر شروع کیا ہے نہ کہ باہر دیوین یعنی آخر بلد کے عمارات مخفی ہو جاوین اور آخر بلد مذکور کی اذان بھی نہ شنائی دیوی اور لیکن مینار و مانند اوس کے جو عمارت نہایت مرتفع و بلند ہو اوسکا اعتبار نہیں ہے پس اگر اذان شنائی دیتی ہو اوس محلہ کی کہ جہاں سے یہ روانہ ہوا ہے اور کوئی عمارت متوسط اوس محلہ کی بھی دکھائی دیتی ہو تو تمام پڑھے نماز کو اور اگر ایسے مقام پر پہنچا ہو کہ آخر بلد مذکور کی اذان نہیں سنائی دیتی اور نہ آخر بلد کی کوئی عمارت متوسط دکھائی دیتی ہے سو اسے مینار اور مانند اوس کے کو تو وہاں پر قصر لازم ہے اور اگر کوئی صورت اور ہو سو اسے دونوں صورتوں مذکورہ کے شلّا آواز اذان کی دہا پر مخفی ہو گئی ہو نہ عمارت متوسط یا بالعکس

یا بلند کور وسیع ہو اور محلہ سکونت کی عمارات و اذان مخفی ہو گئی ہو نہ آخر بلد کی پس  
 نماز پڑھنے میں تاخیر کرے تا اینکه عمارات متوسطہ آخر بلد اور نواح اولیہ مخفی ہو جاوے  
 پس بعد اوسکے قصر کرنا لازم ہوگا اور اگر قبل وصل جمعہ مذکور نماز کو بجالادے  
 قاضی جامع کرے میان قصر و تمام شطر طے شود یہ کہ وہ سفر سیاح اور جائز ہو  
 پس اگر وہ سفر کرنا و اسکو حرام ہو تو نماز تمام پڑھے نہ قصر اور ظاہر اکلئیہ اس  
 باب میں یہ ہے کہ فعل ایسا ہے کہ کرنا و اسکا نہایت اوشش مخفی کے اوس  
 زمانہ میں اور اوس طور سے شرف جائز ہے تو اوس کام کے کرنے کے واسطے  
 سفر بھی جائز ہے جب طرح سفر چھ یا سفر واسطے زیارات و مناسبات مقصود معین  
 کے یا واسطے ملاقات بعض اقربا کے یا مومنین کے یا واسطے تجارت سیاح کے یا قاضی  
 تحصیل سعاش کے بوجہ سیاح یا اور کسی فائدہ سیاح کیواسطے سفر کرے والا وہ  
 سفر حرام ہوگا بسطرح سفر کرنا بقصد غصب مل مومن یا واسطے ظلم کر نیکی اوپر  
 مسلم کے یا سفر کرنا بہر اسی ظالم یا واسطے اوس شکار کے کہ جو فقط بوجوب کے  
 محبت سے ہو جیسا کہ طمانے لکھا ہے اور مانند اسکے پس ان سب صورتوں میں  
 نمازوں کو تمام پڑھے اور اگر سفر کرے ظالم یا کثیر بدون اذن یا قایز و بہ بدون  
 اذن فهو سر یا فرزند بالغ عاقل بدون اذن والدین جبکہ اذن حاصل نہ کرنا  
 اذن لوگوں پر در بارہ سفر مذکورہ شرعاً لازم ہو تو یہ سب اشخاص سفر میں نماز کو  
 تمام پڑھیں نہ قصر کیونکہ ان سب کا سفر حرام ہے شطر چہارم یہ ہے  
 کہ انسانے مسافت شرعیہ میں مقدار قاست عشرہ یا زیادہ کسی موضع میں نہ تہا ہو  
 پس اگر شغل گوشہ مخفی باشندگان لکھنؤ سے ارادہ سفر کرے مالک آباد اور زمانہ  
 سفر یہ قصد ہووے کہ کانپور میں مثلاً دس دن یا زیادہ رہو گا بعد ازاں ہنس



قصر کرے اور کانپور میں پہنچ کر تمام کرے اور اگر مسافت شرعیہ سے راہ مذکور  
 کم ہو تو تمام کرے مطلقاً اور بعد از ان اس طرح سے حکم از کانپور تا آٹھ آیا و اور  
 اگر صورت مذکورہ میں از ابتدا سے سفر قصد اقامت عشرہ یا زیادہ کسی موضع میں  
 نہ تھا لیکن جب کانپور مثلاً پہنچا تو قصد اقامت عشرہ یا زیادہ کر لیا اور بعد از ان  
 کسی نماز چار رکعتی کو با تمام ادا کیا پس جب تک وہاں رہے تمام کرتا رہے اگرچہ  
 بعد اتمام ذریعہ مذکورہ کے قصد اقامت عشرہ میں تنزل ہو جاوے یا ارادہ  
 بدل جاوے اور اگر بعد قصد اقامت عشرہ کوئی نماز چار رکعتی تمام نہ پڑی  
 ہو اور ارادہ بدل جاوے اور تردد ہو و انگلی اور توقف میں پس جب تک تردد  
 رہے قصر کرتا رہے تین دن تک اور بعد از ان تمام کرے اگرچہ ایک ہی نماز  
 تمام پڑی تھی کہ وہاں سے روانہ ہو گیا مشروط چہم یہ کہ اثنا عشر مسافت  
 شرعیہ میں وطن اس شخص کا یا جو موضع حکم وطن میں ہے واقع نہ ہو پس اگر  
 واقع ہو اور ان مقام شروع سفر تا وطن مسافت شرعیہ نہ ہو تو تمام کرتا رہے مطلقاً  
 والا اثنا عشر راہ میں قصر کرے اور وطن میں تمام اور یہی حکم ہے وطن مذکور  
 سے اس بلد تک کہ جہاں جانے کا ارادہ ہے اور چون کہ معنی وطن  
 میں فی الجملہ اختلاف پایا جاتا ہے اور جو مواضع کہ حکم وطن میں ہیں ان میں  
 اختلاف کثیر کلام علمائے اعلام سے ظاہر ہوتا ہے لہذا  
 بابت اسکے ایک جدول علیحدہ اس عامی خاطر سے لکھی  
 ہے ہر عایت احتیاط اور سکی نقل اس مقام پر لکھی جاتی ہے

اور وہ جدول یہ ہے

تعداد	بیان نازل ہونے سے اس وقت تک کہ وطن میں یا جو نواضع مثل اس کے بین	حکم
۱	اگر دروہ مسافر وطن مستقر ہو تو اس میں یعنی اس موضع میں کہ وہاں تمام کرے پہلے اس شخص کو کوئی مکان یا زمین ملک تھی اور چھ مہینے یا زیادہ وہاں پر رہ چکا ہے بقصد استیصال یعنی باہر ارادہ کہ اس کے اور کہیں وطن اور جائے قرار و سکونت خود تمام زندگی اختیار نہ کرے گا۔	خواب ملک باقی ہو خواہ نہ
۲	صورت اولیٰ بحال ولیکن اس وطن کو ترک کر کے وطن دیگر اختیار کیا پس بعد ازاں وارد ہوا وطن متروک مذکور میں۔	تمام کرے ایضا
۳	صورت اولیٰ بین اگر بقصد استیصال نہ رہا ہو اور باقی امور مذکورہ سب پاسے جاتے ہوں اور اس موضع کی سکونت کو ترک کر چکا ہو بعد ازاں اس موضع متروک پر وارد ہو۔	جمع کرے سیان تمام باقی کرے بعد
۴	وارد ہوا اس موضع میں کہ بقصد توطن دائمی و پانچ تا شش ماہ یا زیادہ رہ چکا تھا لیکن کوئی ملک وہاں اسکی نہ تھی۔	ایضا حکم
۵	صورت چہارم بحال ولیکن کوئی دولت مثل ملک تھانہ زمین اور مکان۔	ایضا
۶	کسی شہر یا قریہ میں بلا قصد توطن چند سال رہا اور پانچ یا کم زمین یا مکان ملک تھا پس وہاں پر وارد ہوا۔	ایضا
۷	پہلے اس موضع میں کہ وہاں کوئی مکان یا زمین ملک تھی اور قصد توطن وہاں کیا تھا اور اس کے سوا دوسرا وطن نہیں اختیار کیا لیکن ابھی ملک و پانچ تا شش ماہ نہ رہا تھا کہ وہاں سے سفر کیا۔	ایضا
۸	اپنے قریہ یا بلایع ملک میں بعض اوقات میں سکونت کرتا رہا بلا قصد توطن اور مجموعہ زمانہ سکونت ہائے استقرار شش ماہ یا زیادہ تھا پس وہاں سے ہجرت کر دیا۔	ایضا
۹	صورت ششم بحال لیکن مجموعہ زمانہ سکونت شش ماہ سے کم تھا۔	تقریب
۱۰	کسی شہر یا قریہ میں کہ ملک نہ تھا تھا اور بلا قصد توطن مدت دراز تک رہا کیا پس اس شہر میں وارد ہوا۔	ایضا قصر

مشرط ششم یہ ہے کہ کثیر السفر ہو اور ظاہر امر او کثیر سے وہ ہے کہ جسے  
 سفر کو مکمل اور عمدہ اپنا قرار دیا ہو یعنی یہ عزم کیا ہے ہو کہ ہمیشہ سفر میں لگا رہے گا  
 جس طرح کوئی تاجر یا کوئی مرد ستیاح قصد سفر دائمی کرے یا وہ ہمیشہ اختیار کیا ہو  
 جو مستلزم مسافرت ہو غالباً مانند ملج یا جمال یا قاترچی ہو یا باجوہ قصد سفر دائمی اور  
 ظاہر یہ ہے کہ شخص مذکور پہلے سفر میں اور دوسرے سفر میں بھی قصد کرے یا مکمل  
 دیگر مسافرت اور بعد منقطع ہونے سفر دوم کے پھر اتمام کرتا رہے خواہ سفر میں  
 رہے خواہ وطن وغیرہ یا ان اگر شخص مذکور اپنے وطن میں دن یا زیادہ رہے  
 خواہ نیت اقامت عشرہ کی ہو یا وہ کی ہو تو بعد اس کے اگر سفر کرے گا اور شرائط  
 قصد تحقق ہونگے تو اب کی مرتبہ سفر میں اسکو قصد کرنا واجب ہو گا اور یہی حکم ہے اگر سو  
 وطن کے اور موضع میں نیت اقامت عشرہ کر کے دس دن یا زیادہ توقف کر چکا ہو  
 اس کے بعد سفر کرے اور اگر غیر وطن میں نیت اقامت عشرہ کی ہو لیکن قبل سو  
 دن کے روانہ ہوا تو قصد کا حکم کیا جاوے گا اور اس طرح سے اگر نیت اقامت  
 عشرہ کی ہو بلکہ نیت روانگی ہو یا تہہ در تہہ تو وقت روانگی میں مہینہ بھر سے زیادہ  
 جب بھی بدستور اتمام کرتا رہے مطلقاً اور جس سفر میں کہ کم قصد کا واسطے کثیر السفر  
 کیا جاوے گا یعنی وہ سفر کہ واقع ہوا ہے بعد از انکہ دس دن رہ چکا ہے وطن میں  
 مطلقاً یا غیر وطن میں مع قصد اقامت عشرہ پس بعد از ان انقطاع سفر ہو کر  
 جب دوسرا سفر شروع کرے تو پھر حکم کثیر السفر جاری ہو کر اتمام لازم ہو گا  
 بنا بر قصد ربع بعض اعلام لیکن احوط یہ ہے کہ اب کی مرتبہ یعنی سفر دوم میں  
 جمع کرے سیلن قصد اتمام اگر حرج و مشقت شدید نہ ہو والا تمام کرے اور  
 اور تیسری مرتبہ کے سفر سے حکم کثیر السفر جاری ہو گا بالا اتفاق جب تک قصد

شروط شمش گانہ قصر کے بیان سے فراغ حاصل ہوا پس معلوم کرنا چاہیے کہ جب  
 بعض شروط مذکورہ پائی جائیں اگرچہ ایک ہی شرط اون میں سے نہ پائی جاوے  
 تو قصر جائز نہ ہوگا اور تمام لازم ہوگا اور اگر سب شروط مذکورہ متحقق ہوں تو قصر  
 نماز واجب ہوگا اور تمام جائز ہوگا مگر ایک صورت خاص میں کہ وہاں پر اکثر  
 علماء نے فرمایا ہے کہ مسافر کو قصر و تمام میں اختیار ہے اور وہ صورت یہ ہے  
 کہ مسافر وار ہو شہر مکہ معظمہ میں یا شہر مدینہ منورہ میں یا مسجد جامعہ کوفہ میں خاصہ  
 نہ تمام شہر کوفہ میں یا عاترانی عبداللہ الحسین میں خاصہ تمام شہر کربلا علیہ السلام میں  
 پس بنا بر قول مشہور ان چار مواضع میں قصر و تمام نماز میں اختیار ہے اور  
 احوط یہ ہے کہ بعد نیت اقامت عشرہ تمام نماز کرے اور اگر نیت اقامت  
 عشرہ نہ ہو سکے تو قصر کرے بلا ارادہ تعیین قصر اور الحاق باقی مشاہدہ و وفات  
 مقدسہ کا ساتھ مواضع اربعہ مذکورہ کے پیچ حکم مذکور اثنی عشر کے ثابت نہیں  
 ہوتا اور یہی احتیاط کی واضح ہے اور یہ جو کہ بیان ہوا نسبت قصر صلوٰۃ کرتا  
 اور لیکن قصر صوم پس معلوم ہو کہ مسافر کو قصر و تمام لازم ہوگا جبکہ سب شروط سابقہ  
 مذکورہ پائے جاویں اور علاوہ اون شروط کے ایک امر یہ ہے کہ جب سفر کا قصد  
 رات سے کیا ہو اور قبل زوال شمس گھر سے روانہ ہو جاوے تو بعد وصول بعد  
 ترخص روزہ افطار کرنا لازم ہوگا اور اگر صورت مذکورہ میں بعد زوال شمس کے  
 گھر سے روانہ ہو ایات سے قصد سفر نہ تھا بلکہ اثنی عشر روز میں قصد کیا تو احتیاطاً  
 اوس صوم کو تمام کر کے بعد از ان قضا اسکے بجا لاوے اور دوسرے یہ کہ  
 مواضع اربعہ مذکورہ میں ہر چند بنا بر قول مشہور ان تمام وقصر صلوٰۃ میں اختیار  
 ہے لیکن روزہ رکھنے کا جواز اون مواضع میں ثابت نہیں میتک کہ نیت

اقامت عشرہ نہ واقع کرے اور اس مقام میں چند مسائل ہیں مسئلہ پہلا  
 قبل ازین جو بیان ہوا کہ بعضی صورتوں میں جمع میان قصر و تمام کرے تو اس سے  
 مراد یہ ہے کہ نماز ظہر چار رکعت پڑھے نہایت قربت اور بعد از ان ظہر کو دو رکعت  
 پڑھے نیز نہایت قربت اور اسطرح سے عصر اور عشا کو اور لیکن مغرب  
 پس اسکو ایک مرتبہ اور نماز صبح بھی ایک مرتبہ پڑھے اور صوم کا ترک فعل  
 جمع نہیں ہو سکتا ہاں کسی مقام پر احوط یہ ہے کہ صوم ادا نہ کرے اور  
 بعد از ان اسکا عادہ کرے مسئلہ دوم اگر اگر شرائط قصر صلوٰۃ و صوم  
 پائے جائیں اور مسافر ماہ رمضان میں صوم کو قبل از وصول حد ترخص و افطار کے  
 پس اگر در حالت عمد اور علم مسئلہ ہو تو قضا کے ساتھ کفارہ ترک صوم ماہ رمضان  
 واجب الادا ہوگا اور اگر جاہل مسئلہ ہو لیکن تفریط کی ہو لیکن باوجود تنبیہ کے مسئلہ  
 دریافت نکلیا جب بھی کفارہ لازم ہوگا اور اگر جاہل غیر مستنبہ ہو یعنی غفلت  
 و ذہول میں رہا دریافت مسئلہ سے پس سقوط کفارہ اظہر ہے واللہ اعلم  
 مسئلہ تیسرا جس طرح اعتبار حد ترخص روانگی میں ہے اسطرح اعتبار اسکا  
 ہے وقت مراجعت کے پس جب حد ترخص کے اندر داخل ہوا و اگر گھر کے جانب  
 روانہ ہو تو علی المشہور نماز تمام پڑھے اگرچہ گھر میں داخل نہ ہوا ہو لیکن احوط  
 یہ ہے کہ نماز میں تاخیر کرے یہاں تک کہ داخل خانہ ہوا و اگر بعد داخل ہونے کے  
 حد ترخص میں اور قبل از وصول در خانہ نماز پڑھے تو جمع کرے میان قصر و تمام  
 اور اگر ماہ رمضان ہوا و مسافر دن کو حد ترخص ہو پس اگر ادا نہ کرے کوئی شے  
 مضطر علی مدین نہیں لایا اور قبل از دال شمس داخل حد ترخص ہوا ہے تو  
 نیت صوم کی کرے اور وہ صوم کافی ہوگا اور اگر صورت مذکورہ میں

بعد زوال داخل ہو تو احتیاطاً اس کا بقیہ یوم لازم سمجھو اور بعد اوس کے قضا اوس صوم کی بجائے اور اگر مفطر عمل میں لایا ہو تو بقیہ یوم میں اس کا سبب ہے نہ واجب اور قضا اوس صوم کی لازم ہوگی بلا تردد مسئلہ چوتھا اگر قبل شروع سفر وقت نماز چار رکعتی مثل ظہر کے داخل ہو چکا ہو اور بعد قضا و از مد ترخص اوس نماز کو اثنائے راہ میں پڑھے باوجود بقائے وقت تو قصر کرے اوس میں علی الاظہر اور اگر سفر کو وقت ظہر مثلاً اثنائے راہ میں داخل ہوا اور بعد اوس کے اپنے گھر میں دار و موچا یعنی سفر منقطع ہوا مع بقاء الوقت تو اوس نماز کو تمام پڑھے علی الاقویٰ اور خلاصہ یہ کہان دو فن صورتوں میں اعتبار زمانہ اولیٰ زمانہ ابتداء واجب اور اگر فوت ہوا نماز کو تو ہنگام قضا جمع کرے میان قصر و تمام خواہ صورت اول میں فوت ہوئی ہو خواہ صورت دوم میں اور سو اسے ان دو صورتوں کے اگر نماز قصر فوت ہوئی ہو تو اوس کو قصر اقسا کرے اگرچہ سفر میں ہوا اور اگر نماز حضر کی فوت ہوئی ہو تو اوس کو اتاماً قضا کرے اگرچہ سفر میں ہو مسئلہ پانچواں جب شرائط قصر صوم پائی جاتی ہوں تو حسب طرح سے روزہ ماہ رمضان حاضر کا سفر میں رکھنا جائز نہیں اوس طرح روزہ قضاے رمضان ماہ گذشتہ کا بھی جائز نہیں بلکہ کوئی روزہ واجب سفر میں جائز نہیں لیکن مستثنیٰ ہیں اوس میں سے تین صورتیں اول صیام ثلثہ بدل ہدی۔ دوم۔ اثنارہ صیام بدل بذلہ بہ نسبت حاج کی بنا پر تفصیل سند رجہ کتب فقہیہ۔ سوم وہ صوم کہ جو نہ رکھا ہو بروز معین بقیہ سفر و حضر یعنی یہ نہ رکھی ہو مثلاً کہ پہلی تاریخ ماہ ربیع یا ماہ شعبان کی روزہ رکھوں گا خواہ سفر میں ہو خواہ حضر میں تو اوس دن کا روزہ رکھنا واجب ہو گا اگرچہ سفر میں ہوا اور یہی حکم ہے اگر فقط سفر کی قید کی ہو یعنی

پہلی تاریخ ماہ مذکور کی روزہ رکھو لگایا جبکہ سفر میں ہوں خاتمۂ حضرتین اور اگر مطلق  
روزہ رکھنے کی نذر ہو تو سفر میں نہیں رکھ سکتا بلکہ اگر یوں نذر کرے کہ مثلاً  
تین روزہ رکھوں گا مطلقاً خواہ سفر میں ہوں خواہ حضر میں جب بھی علی الظاہر سفر  
میں نہیں رکھ سکتا اور اگر حالت حضر میں یوں نذر کی ہو کہ جمعہ آئندہ کو مثلاً روزہ  
رکھوں گا پس اتفاق سے جمعہ مذکور زمانہ سفر میں واقع ہوا تو بھی اوس دن روزہ  
نہ رکھے اور بعد انقطاع سفر اوس روزہ کی قضا بنیت قرب جلال و کرم مسئلہ چھٹا  
جبکہ شرائط لزوم قصر صلاۃ و صوم متحقق ہوں اور مسافر نماز چار رکعتی کو تمام پڑھے  
یا روزہ ماہ رمضان مثلاً رکھے پس اگر عائد او عالم لفساد و لطمان تھا تو گنہگار ہو گا  
اور وہ نماز و صوم باطل و فاسد ہو گئی اور اگر جاہل بتنا نہ جانتا تھا کہ سفر میں  
قصر کرنا لازم ہے یا جانتا تھا لیکن بھول گیا پس اگر نماز تمام پڑھ کر فارغ ہوا ہو  
اور وقت باقی ہو تو اعادہ نماز کرے قصر بنیت قرب اور اگر وقت نماز کا گذر  
گیا ہو تو قضا سا قسط علی الاظہر الا شعر خواہ جاہل ہو خواہ ناسی اور اگر اثناء نماز  
چار رکعتی میں جاہل کو مسئلہ معلوم ہو جاوے یا ناسی کو یاد آجاوے تو ظاہر نماز باطل ہے  
اگرچہ ابھی تک دو رکعت سے زیادہ نہ پڑھی ہو اور اگر جاہل مسئلہ روزہ واجب رکھی  
حالت سفر میں اور اثنائے روزہ میں علم مسئلہ حاصل نہ ہو پس روزہ اوستحاجج  
و کافی ہے اور اگر ناسی تھا یعنی مسئلہ کو جانتا تھا لیکن بھول گیا تو اوس صوم کی  
قضا واجب ہے اور اگر اثنائے صوم میں جاہل کو مسئلہ معلوم ہو یا ہی کو یاد آوے  
نہ روزہ باطل ہو جاوے گا پس افطار کرے صوم کو اور اگر روزہ قضا و سکی بجا لے  
مسئلہ ساتواں سفر میں نوافل فرائض قصر یہ یعنی نافل ظہر و عصر و عشا قسط  
میں اور مستحب کہ بعد ہر فرضہ کے سجدہ فرائض ثلثہ مذکورہ تیس مرتبہ تسبیحات

اربعہ کو پڑھے اور احتیاطاً لازم ہے کہ سفر میں روزہ سنتی بھی نہ رکھے لیکن مستثنیٰ ہے  
 اوسمین سے تین صوم سنتی رکھنا نہ دیکر روزہ جناب رسالتاً صلا کے  
 واسطے طلب حاجت اور حصول مقصد کے بہ کیفیت و طریقہ منقولہ مسئلہ  
 اٹھوان مخفی نہ ہے کہ دربارہ لزوم قصر یا تمام کچھ مداخلت سرعت سیر اور عدم  
 سرعت کو نہیں ہے اور نہ اس امر کو کہ پیادہ ہو یا سوار ہو ریل پر یا کو کسی مرکب  
 پر دریا میں ہو یا خشکی میں ہو پس بھیہ امر جو محلی ہے بعض افاضل متجربین  
 منجملہ علماء و معاصرین سے کہ وہ فرماتی ہیں کہ جب ریل پر سوار ہو کر سفر کرے  
 تین چار منزل کا مانہ اس کے کہ لکھنؤ سے تاکا پور جاوے تو لزوم قصر میں نامل ہے  
 یا احتما فرماتی ہیں کہ ہر صورت میں تمام کیا جاوے نہ قصر تو اس قول کی کوئی  
 دلیل اور وجہ و حیحہ ذہن ناقص میں محظوظ نہیں ہوتی سوائے اسکے کہ یہ کہا  
 جاوے کہ اس صورت میں سفر عمر فی نہیں صادق آتا لیکن جواب اس کا یہ ہے  
 کہ اولاً عدم صدق سفر عمر فی اوسپر ممنوع ہے بہ اشد منع اور ثانیاً یہ تقدیر تسلیم  
 پس فرض عدم صدق اوسکا سفر نہیں اسلیے کہ جب شارع نے کچھ شرط  
 مقرر فرمائی واسطے لزوم قصر کے اور حکم کیا کہ جب یہ شرط تحقق ہوں  
 تو قصر کرنا واجب ہے اور ظاہر ہے کہ صدق مسافرت عرفیہ منجملہ شرط و معہودہ  
 شرطیہ نہیں ہے پس جب شرط شرط شرعیہ قصر کے پائے جاوے تو واجب ہوگا خواہ عرفاً  
 اوسپر مسافر صادق آدکما ہوا الا ظہر خواہ فرض کیا جاوے عدم صدق اوسکا جس طرح  
 سکرہ سوانع لزوم تمام میں قصر کرنا شرط واجب نہ ہوگا اگرچہ عرفاً اوسپر حاضر یا غیر  
 مسافر صادق نہ آوے گا چنانچہ وضع و اللہ لعلم حاتمہ اس مقام میں بہ تواتر  
 بیان بعض طرق و کیفیات ہوا ہے فالنقص یومئذ کا بہ نسبت اوس مسافر کے



کہ جو ریل پر سوار ہو کر سفر کرے مناسب معلوم ہوتا ہے واسطے انتفاع عامۃً مومنین کو کہیں  
 معلوم ہو کہ اگر اتنی مہلت ملے کہ ریل پر سے اوتر کر زمین پر نماز پڑھ سکتا ہے تو پھر  
 سوار اوتر کر نماز کو پال دے اور کچھ اشکال نہیں ہیں اگر مہلت زیادہ ملے تو نماز میں  
 بقدر مہلت طول دے سکتا ہے اور اگر کم مہلت ہو تو واجبات پر اکتفا کر یہاں تک  
 کہ اگر فرصت اقل ہو تو قنارت میں فقط سورہ حمد پڑھے اور رکوع و سجود میں ایک  
 ایک مرتبہ سبحان اللہ اور تشہید خفیف اور ایک سلام اخیر پال دے اور بعد از ان  
 ظاہر اس نماز کا اعادہ واجب نہ ہو گا مگر جب کہ تفریط کی ہو اور وقت وسیع میں سے  
 کسی قدر ضائع کیا ہو مثلاً اختیاریہ کہ صورت میں اس نماز کا اعادہ کرے بعد  
 زوال حذر اور اگر اتفاق سے اٹھائے نماز میں ریل روانہ ہوتی ہے یا تک کہ تمام  
 نماز میں خون ہے کہ ریل روانہ ہو جاوے گی اور یہ شخص اسی جگہ رجا و گیاہیں ظاہر  
 لازم ہو گا کہ نماز پڑھتا ہو ریل کی جانب روانہ ہوا و حتی الامکان رو عقبہ رہے اور  
 رکوع کی واسطے جبکہ جاوے بعد واجب اور بعد از ان استادہ ہو کر پھر سجدہ  
 کی واسطے زیادہ تر جبکہ مرتبہ اول سے اور بعد تمام نماز اسکا اعادہ کرے نہایت  
 قربت امتیاطاً اور اگر اوتر کر ریل پر سے نہ ہو سکے پس اگر ریل ایک جگہ پر  
 ٹھہری ہو اور نماز کا پالنا ساتھ سب شرائط و افعال واجبہ کے ممکن ہو تو اسدی طرح  
 اور کچھ اشکال نہیں اور یہی حکم ہے اگر صورت بدگورہ میں ریل ٹھہری ہو بلکہ چلی  
 جاتی ہو لیکن سوقت میں قبلہ نماز وغیرہ سے اگر سمت قبلہ معلوم ہوتی رہے تو اٹھائے  
 نماز میں قبلہ کی جانب متوجہ ہو جاوے اور سوقت میں کہ ریل سمت قبلہ سے منحرف  
 ہو گئی ہو اور اگر اس حال میں علم قبلہ کا حاصل نہ ہو تو وطن کے بنا بر عمل کرے  
 اور اگر ریل پر استادہ ہونے میں اس شخص کو سر جھکانے کی ضرورت ہو پس

اگر فقط سر و گردن جھکارسے نہ باقی بدن تو ظاہر نماز میں کچھ خلل نہ ہوگا اور اگر  
اس قدر جھکنے کی ضرورت ہو کہ سر گشتا دست زانو تک پہنچ جاتی ہیں تو ظاہر  
لازم ہے کہ مسطرح سے استادہ ہو کر ناز پڑے اور واسطے رکوع کے زیادہ  
ترجھک جاوے اور اگر بالکل قیام سے معذور ہو تو حالت جلوس میں نماز پڑھے  
اور رکوع کیواسطے جھک جاوے اور سجود بطریق معتبر و معمول ادا کرے اگر ممکن  
ہو والا اشارہ کرے سر سے واسطے رکوع کے اور سجود کے اور اگر ہو سکے تو نماز  
سجود میں سر جھکا کر پیشانی رکھے مایض علیہ السجود پر اور ان سبب سے سور تو نہیں  
بعد ذال عذرا عاده نماز احوط ہے والعلم عند اللہ الخبیر العلام ولہ الحمد فی العبد  
والختام

تمام شد بتاریخ یکم ماہ جمادی الاول ۱۲۸۳ ہجری بمقام لکھنؤ  
محلہ وزیر گنج در مطبع اثنا عشری باہتمام سید عابد علی طبع شد

تمام شد بتاریخ ۲۳ ماه جمادی الاول سنه ۱۳۰۳ هـ  
 مطابق ۲۸ ماه فروری سنه ۱۲۸۶ ع در مطبع اثنا عشر  
 باهتمام سید عابد علی طبع شد





